© rasailojaraid.com

دل کی بات

اس بات پر بحث نہیں ہو سکتی کہ اسلام ناقابل ترمیم، ناقابلِ تنسیخ و اضافہ اور ایک کامل و اکمل دین ہے اور یہ اپنے قیامت تک کے ماننے والوں سے صرف اطاعت مانگتا ہے ان سے رائے نہیں مانگتا اسلام میں الیکشن کی گنجائش نہیں ہے مگر ان مسلمانوں نے اپنے اوپر خود الیکشن مسلط کر لیا اور ایک مشرک کے تراشیدہ ڈیمو کریسی کے بت کو پوجنا شروع کر دیا نوبت باین جا رسید کہ مسلمان مجموعی طور پر اسلام کا طالب نہیں بلکہ یہ ڈیمو کریسی کا طالب بن کر رہ گیا ہے۔ آزادیٔ خیال، آزادیٔ گفتار اور آزادیٔ رائے کا حامی ڈیمو کریٹ شخص آزادی کا طرہ سجائے الیکشن میں کود گیا۔ اور ان تمام ترسیہ مستیوں کے باوجود اسے دعویٰ ہے کہ وہ بہت اعلیٰ مسلمان ہے اور مزید ستم یہ کہ اس کا یہ عمل بھی اسلامی اعمال میں سے ہے۔ اقبال نے سچ ہی کہا تھا۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

اس "اسلامیائے گئے" نظریۂ جمہوریت کی عملی ترویج و نفاذ کیلئے امریکہ سے سند اعتماد لیکر آنے والے جناب معین الدین قریشی صاحب نے لیبی اور چند امریکی، یورپی، اور بھارتی "سرپرستوں" کی نگرانی میں صاف، شفاف منصفانہ اور آزادانہ الیکشن کروا دیا لیکن بے نظیر پھر معترض ہیں۔ اہل پاکستان ان کی اس "خدمت" کیلئے ان کے شکر گزار ہیں اور وہ سپاس کے مستحق۔ الیکشن مہم کے دوران انہوں نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ "نئی حکومت کو میری خدمت" کی اگر مستقبل میں ضرورت پڑی تو حاضر ہوں"۔ کیوں نہیں، آپ کی متواتر متوارث خدمات، جو آپ نے آئی ایم ایف کی ہدایات پر انجام دی، ہبہ [illegible] ہ اس ا [illegible] کی متقاضی ہیں کہ آپ کو پاکستان کی قضاو قدر کے فیصلوں میں ہمیشہ شریک رکھا جائے آپ کی مزید خ [illegible] ت سے [illegible] س حاصل کیا جائے کہ یہ سیکولر فیوض و برکات ہی اب پاکستان کا مقدر ہیں "دور معینی" کی خدمات کا ایک سرسری نقشہ کچھ یوں ہے۔

پاکستانی روپے میں ۱۰ فیصد کمی

نادہندہ پاکستانی سیاستدانوں سے ۱۰ فیصد واجبات وصول کئے اور سو فیصد انہیں رسوا کیا۔

پبلک سیکٹر میں ۹۰ فیصد قرضے وصول نہیں کئے گئے اور اسے مزید نوازا گیا۔

بڑی تنخواہ والوں کی چاندی بنا دی اور چھوٹی تنخواہ والے کو اور زیر بار کر دیا پھر بہت سے ایسے فیصلے صادر فرمائے جو سیاستدانوں کے بقول ان کے دائرہ اختیار میں نہیں۔

ان خدمات کے باوجود انہیں مستقبل کی "خدمت" کیلئے ناپسند کیا جائے تو یہ بہر حال اچھی بات نہیں!

انہوں نے تو مرزائیوں کو بھی توقعات دلائیں معین الدین قریشی صاحب ہی کے دور میں غیر مسلموں کو مسلمانوں کو ووٹ دینے کے حق کی بنیاد بھی ڈال دی گئی ہے۔ یہ انوکھا پن پاکستان میں۔ "یہ میرا پاکستان ہے یہ تیرا پاکستان ہے" کی اعلیٰ تعبیر ہے۔ الیکشن ۹۳ء میں پارٹی پوزیشن کچھ اسطرح واضح ہوئی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پیپلز پارٹی	۸۶
مسلم لیگ	۷۴
اے این پی	۳
اسلامی جمہوری محاذ	۴
متحدہ دینی محاذ	۲
اسلامک فرنٹ	۳
مسلم لیگ چٹھہ گروپ	۶

اس کے علاوہ اور بہت سی علاقائی پارٹیوں نے حصہ لیا اور کامیابی و ناکامی کے مراحل سے گزر گئیں اصل مقابلہ مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی کے درمیان ہوا پیپلز پارٹی جس "حسن و جمال" کی توقع رکھتی تھی وہ اسے نہیں ملا کیونکہ وہ خود اپنی ذات میں اس سے محروم تھی۔ مسلم لیگ بھی وہ اکثریت نہ لے سکی جو "بابا" کے زمانے میں اسے ملی تھی اگرچہ مسلم لیگ کو اب کے یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ وہ تنہا میدان میں تھی اسکا کوئی حلیف اپنا احسان جتانے کیلئے اسکے ساتھ نہیں تھا۔ کاش وہ حلیف حلیف ہی رہتے تو کچھ اور بات بنتی اور انکا بھی بھرم رہ جاتا اور جو سیٹیں ضائع ہوئی ہیں نہ ہوتیں! الیکشن میں کامیابی کی موجودہ صورت حال میں اب جبکہ کوئی جماعت بھی الگ سے حکومت بنانے کے قابل نہیں ایسا لگتا ہے جیسے مخلوط اور قومی حکومت ہی بنے گی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جوڑ توڑ کی مروجہ سیاست سے کوئی ایک جماعت حکومت بنانے میں کامیاب ہو جائے۔

اس الیکشن سے ایک بات بہت واضح ہو گئی ہے کہ اسلام، پاکستانی "قوم" کا مسئلہ نہیں ہے اور اصل مسئلہ سوشل ویلفیئر کا ہے اور اسی کیلئے پاکستان بنا تھا۔

سردار شوکت حیات صاحب جو قائداعظم کے دست راست تھے ان کا فرمان دونوں کامیاب پارٹیوں نے اپنی انتخابی مہم میں حرف بحرف سچ ثابت کر دیا۔ "پاکستان کو اسلام کیلئے بنایا گیا" یہ تو چند "مولویوں" کی رٹ تھی اور اس تازہ الیکشن میں یہ بحث بھی ختم ہو گئی۔ اور اسکا سہرا قاضی حسین احمد مولانا شاہ احمد، نورانی، مولانا سمیع الحق اور مولانا فضل الرحمٰن کے سر پر غرور پر سجتا ہے جو ان قومی مدبروں کے تدبر و بصیرت" کا خاطر خواہ نتیجہ ہے۔

ان تمام مذہبی دھڑوں کی دس سے بھی کم سیٹیں ہیں ان سیٹوں کی طاقت سے اسلام تو کجا یہ اپنی خدمت بھی نہیں کر سکتے لیکن ان میں سے ہر ایک اس خوش فہمی میں مبتلا ہے کہ "بیلنس آف ووٹ اس کے پاس ہے۔ تماشے اور تعجب کے سوا اس پر اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ اور مذہبی اجارہ داروں کے اس منفی رویہ پر ہم بہ صمیم قلب انا للہ و انا الیہ راجعون ہی پڑھ سکتے ہیں۔

اقتدار کی رسہ کشی شروع ہے۔ دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کے حال پر رحم فرمائے اور مذہبی اجارہ داروں کو نوشتہ دیوار سے عبرت پکڑنے اور مستقبل میں سر جوڑ کر بیٹھنے، سوچنے، قدم ملانے اور محض خلوص کے ساتھ دین کی خدمت کا جذبہ عطاء فرمائے۔ (آمین)

© rasailojaraid.com